احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلک اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز ۴۰۔ بی
اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ——— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

ترجمہ عربی ——— محمد اول قادری چشتی

دیباچہ سوانح مصنف ——— عالم فقری

تعداد طبع اوّل ——— ایک ہزار

سال طباعت ——— ۱۹۸۴ء

زیر نگرانی ——— جناب حاجی انور اختر صاحب

ناشر ——— شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

قیمت ——— ۵۷/- روپے

مطبوعہ ——— خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ تو جو نفی مطلق کرے بلا شبہ کافر ہے اور اگر علم ذاتی یا علم محیط جملہ معلومات الٰہی سے تاویل کرے تو کفر سے بچ جائے گا مگر شان اقدس میں ایسا موہوم کلام بولنے کا اس پر الزام قائم ہے کہ اس کا ظاہر کلام بعینہ وہی ہے جو اُس منافق نے کہا اور اللہ عزوجل نے اُس کے کفر کا فتویٰ دیا کیوں نہ کہا کہ بے اللہ کے بتائے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰ - حقے کا استعمال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقہ کے بارہ میں تحقیق حق کیا ہے۔

الجواب

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دُنیا کے عامۂ بلاد کے عوام وخواص یہاں تک کہ علماء وعظمائے حرمین محترمین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً میں رائج ہے شرعاً مباح وجائز ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں تو اُسے ممنوع وناجائز کہنا یا احوال حقہ سے بے خبری پر مبنی۔ کما عرض لکثیر من المتکلمین علیہ فی بدء ظہورہ قبل اختبارہ ووضوح امرہ فقیل مسکر وقیل مفتر وقیل مضر ای مطلقا کالسموم وقیل وقیل۔

یا بعض احوال عارضہ بعض فساق متناولین کی نظر پر مبتنی۔ کقول من قال انہ مما یجتمع علیہ الفساق کاجتماعھم علی المحرمات وقول اٰخر انہ یصد عن

ذکر اللہ و عن الصلوٰۃ۔
یا بعض عوارض مخصوصہ بعض بلاد و بعض اوقات کے لحاظ سے ناشی جن کا حکم ان کے غیر اعصار و امصار کو ہرگز شامل نہیں:

کمن احتج بالنہی السلطانی علی کلام فیہ للعلامۃ النابلسی۔

یا محض مفتریات کاذبہ مخترعات ذاہبہ پر متفرع کتھور من تفوہ ان کل دخان حرام۔ وجعلہ حدیثا عن سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام و کجراتہ من قال اجمعوا علی حرمۃ والاجتماع۔

فقیر نے اس باب میں زیادہ بیباکی متقشفہ افغانستان سے پائی کہ چند کتب فقہ پڑھ کر تقشف و تصلف کو حد سے بڑھاتے اور عامہ اُمت مرحومہ کو ناحق فاسق و فاجر بتاتے ہیں اور جب اپنے دعوے باطل پر دلیل نہیں پاتے ناچار حدیثیں گڑھتے بناتے ہیں میں نے ان کی بعض تصانیف میں ایک حدیث دیکھی کہ:

من شرب الدخان فکانما شرب دم الانبیاء۔

جس نے حقہ پیا گویا اُس نے پیغمبروں کا خون پیا۔

اور دوسری حدیث یوں تراشی:

من شرب الدخان فکانما زنی بامہ فی الکعبۃ۔

جس نے حقہ پیا گویا اُس نے کعبہ معظمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جہل بھی کیا بد بلا ہے خصوصاً مرکب کہ لادوا ہے مسکین نے ایک مباح شرعی کے حرام کرنے کو دیدہ و دانستہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان اُٹھایا اور حدیث متواتر:

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار۔

کو اصلا دھیان نہ لایا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اللھم تب علینا وعلیہ ان کان حیا واغفرلنا ولہ ان کان میتا۔

یا قواعد شرع میں بے غوری اور نظر و فکر کی بیطوری سے پیدا

کزاعم من زعم انہ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ ومنہ زعم الزاعم ان
فیہ استعمال آلۃ العذاب یعنی النار وذاک حرام وھذا من
البطلان بابین مکان نقضہ المحدث الدھلوی فیما نسب الیہ
باستعمال الماء المعذب بہ قوم نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام قلت وفی
الترویح بالمرواح استعمال آلۃ عذاب عاد ـ واما اصلاح الفاضل اللکھنوی
بزیادۃ قید علی ھیئاۃ اھل العذاب فاقول لایجدی نفعا والالو یجز
الاغتسال بماء حار قال تعالیٰ یصب من فوق رؤسھم الحمیم وماذا
یزعم الزاعم فی دخول الحمام فیکون علی ھذا حراما منھیا عنہ لذاتہ بل
من الکبائر اما مطلقا علی ما اختارہ ھذا الفاضل من کون تعاطی المکروہ
تحریما من الکبائر او بعد الاعتیاد علی ما علیہ الاعتماد من کونہ فی نفسہ
من الصغائر وذلک لان الحمام کما افاد العلامۃ المناوی فی التیسیر
اشبہ شیئ بجھنم النار من تحت والظلام من فوق وفیہ الغم والحبس
والضیق ولذا لما دخلہ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ و
والسلام تذکر بہ النار وعذاب الجبار اخرج العقیلی والطبرانی
وابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال
اول من دخل الحمامات وضعت لہ النورۃ سلیمان بن داؤد
وفلما دخلہ وجد حرہ وغمہ فقال اوہ من عذاب اللہ اوہ
قبل ان لاتکون اوہ قلت وبھذا یرد حدیث التشبیہ
باھل النار وحدیث الملابسۃ بالنار کما لایخفی علی
اولی الابصار ـ

ولہذا علمائے محققین واجلۂ معتمدین مذاہب اربعہ نے بعد تنقیح کار و امعان انکار اس کی

اباحت کا حکم فرمایا۔ وهو الحق التحقیق بالقبول۔
علامہ سیدی احمد حموی غمز العیون والبصائر میں فرماتے ہیں:

یعلم منه حل شرب الدخان۔

اس قاعدہ سے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے حقہ پینے کی حلت معلوم ہوئی۔
علامہ عبد الغنی بن علامہ اسمٰعیل نابلسی قدس سرہما القدسی حدیقۂ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

من البدع العادیة استعمال التتن والقهوة الشائع ذکرهما فی هذا الزمان بین الاسافل والاعیان والصواب انه لا وجه لحرمتها ولا لکراهتها فی الاستعمال الخ

بدعات عادیہ سے ہے حقہ اور کافی کا پینا جن کا چرچا آج کل عوام وخواص میں شائع ہے اور حق یہ ہے کہ ان کی حرمت کی کوئی وجہ ہے نہ کراہت کی۔ علامہ محقق علاؤ الدین دمشقی درمختار میں عبارت اشباہ نقل کر کے فرماتے ہیں:

فیفهم منه حکم التتن۔

شامی میں ہے:

وهو الاباحة علی المختار۔

یعنی اس سے تنباکو کا حکم مفہوم ہوتا ہے اور وہ اباحت ہے مذہب مختار میں، پھر فرمایا:

وقد کرهه شیخنا العمادی فی هدیة الحاقاله بالثوم والبصل بالاولیٰ۔

ہمارے استاد عبد الرحمٰن بن محمد عماد الدین دمشقی نے اپنی کتاب ہدیہ میں اُسے سیر و پیاز سے ملحق ٹھہرا کر مکروہ رکھا۔
علامہ سیدی ابو السعود علامہ سیدی طحطاوی نے حاشیۂ درمختار میں فرمایا:

لا یخفی ان الکراهة تنزیهیة بدلیل الالحاق بالثوم والبصل والمکروه تنزیها یجامع الجواز

پوشیدہ نہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے جیسے لہسن پیاز کی اور مکروہ تنزیہی جائز ہوتا ہے۔
علامہ حامد آفندی عمادی ابن علی آفندی مفتی دمشق الشام اپنے فتاوے مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں علامہ محی الدین بن احمد بن محی الدین عید کردی جزری

رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں:

فی الافتا بحله دفع الحرج عن المسلمين فان اكثرهم مبتلون بتناوله مع ان تحليله ايسر من تحريمه وماخير رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين امرين الا اختار ايسرهما واما كونه بدعة فلاضرر فانه بدعة فی التناول لا فی الدين فاثبات حرمته امر عسير لايكاد يوجد له نصير۔

حلت قلیان پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں معہذا اُس کی تحلیل تحریم سے آسان تر ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دو کاموں میں اختیار دیے جاتے جو اُن میں زیادہ آسان ہوتا اسے اختیار فرماتے رہا اُس کا بدعت ہونا یہ کچھ باعث ضرر نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ امور دین میں تو اس کی حرمت ثابت کرنا ایک دشوار کام ہے جس کا کوئی معین و یاور ملتا نظر نہیں آتا۔

علامہ خاتم المحققین سیدی امین الملۃ والدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

للعلامة الشيخ علی الاجهوری المالكی رسالة فی حله نقل فيها انه افتی بحله من يعتمد عليه من ائمة المذاهب الاربعة۔

علامہ شیخ علی اجہوری مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حقہ کی حلت میں ایک رسالہ لکھا جس میں نقل فرمایا کہ چاروں مذہب کے ائمہ معتمدین نے ان کی حلت پر فتویٰ دیا۔

پھر فرماتے ہیں:

قلت والف فی حله ايضا سيدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها الصلح بين

حلت قلیان میں ہمارے سردار عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا

بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان
وتعرض له فی کثیر من تالیف
الحسان واقامة الطامة الکبری
علی القائل بالحرمة او بالکراهة
فانهما حکمان شرعیان لابد
لهما من دلیل ولا دلیل علی
ذلك فانه لم یثبت اسکاره
ولا تفتیره ولا اضراره بل ثبت
له منافع فهو داخل تحت قاعدة
الاصل فی الاشیاء الاباحة وان
فرض اضراره للبعض لا یلزم
منه تحریمه علی کل احد فان
العسل یضر باصحاب الصفراء
الغالبة وربما امرضهم مع انه
شفاء بالنص القطعی ولیس
الاحتیاط فی الافتراء علی الله تعالی
باثبات الحرمة او الکراهیة
الذین لابد لهما من دلیل بل
فی القول بالاباحة التی هی الاصل
وقد توقف النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم مع انه هو المشرع فی
تحریم الخمر ام الخبائث حتی
نزل علیه النص القطعی فالذی

جس کا نام الصلح بین الاخوان فی
اباحة شرب الدخان رکھا اور اپنی
بہت تالیفات نفیسہ میں اُس سے
تعرض کیا اور حقہ کی حرمت یا کراہت
ماننے والے پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی
کہ وہ دونوں حکم شرعی ہیں جس کے لیے
دلیل درکار اور یہاں دلیل معدوم کہ نہ
اُس کا نشہ لانا ثابت ہوا نہ عقل میں
فتور ڈالنا نہ مضرت کرنا بلکہ اُس کے
منافع ثابت ہوئے ہیں تو وہ اس قاعدہ
کے نیچے داخل ہے کہ اصل اشیاء میں
اباحت ہے اور اگر فرض کیجیے کہ بعض
کو ضرر کرے تو اس سے سب پر حرمت
نہیں ثابت ہوتی جن مزاجوں پر صفرا
غالب ہوتا ہے شہد انہیں نقصان کرتا
بلکہ بارہا بیمار کر دیتا ہے باآنکہ وہ نص
قرآنی شفا ہے اور یہ کوئی احتیاط کی بات
نہیں کہ حرمت یا کراہت ٹھہرا کر خدا پر
افترا کر دیجئے کہ اُن کے لیے دلیل کی حاجت
ہے بلکہ احتیاط مباح ماننے میں ہے کہ
وہی اصل ہے خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کہ بنفس نفیس صاحب شرع
ہیں شراب جیسی ام الخبائث کی تحریم میں

ینبغی للانسان اذا سئل عنه سواء کان ممن یتعاطاه اولا کھٰذا العبد الضعیف و جمیع من فی بیته ان یقول ھو مباح لکن رائحته تستکرھھا الطباع فھو مکروہ طبعا لاشرعا الیٰ اٰخرما اطال به رحمه اللّٰہ تعالیٰ ۔

توقف فرمایا جب تک نص قطعی نہ اتری تو آدمی کو چاہیے کہ جب اُس سے حقے کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اُسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتویٰ اباحت ہی پر دیتا ہوں، ہاں اُس کی بو طبیعت کو ناپسند ہے تو وہ مکروہ طبعی ہے نہ شرعی اور ہنوز علامہ مذکور کا کلام طویل اس کی تحقیق میں باقی ہے ۔

بالجملہ عند التحقیق اِس مسئلہ میں سوا حکم اباحت کے کوئی راہ نہیں خصوصاً ایسی حالت میں عجماً وعرباً وشرقاً وغرباً عام مومنین بلاد وبقاع تمام دُنیا کو اُس سے ابتلا ہے تو عدم جواز کا حکم دینا عامۂ امت مرحومہ کو معاذ اللہ فاسق بنانا ہے جسے ملت حنفیہ سمحہ سہلہ غرا بیضا ہرگز گوارا نہیں فرماتی اسی طرف علامہ جزری نے اپنے اُس قول میں ارشاد فرمایا کہ:

فی الافتاء بحله دفع الحرج عن المسلمین ۔

اور اُسے علامہ حامد عمادی پھر منقح علامہ محمد شامی آفندی نے برقرار رکھا۔ اقول:

ولسنا نعنی بھٰذا ان عامة المسلمین اذا ابتلوا بحرام حل بل الامران عموم البلوی من موجبات التخفیف شرعا وما ضاق امر الا اتسع نا ذا وقع ذٰلك فی مسئلة مختلف فیھا ترجح جانب الیسر ھو نا للمسلمین عن العسر ولا یخفی علی خادم الفقه ان ھٰذا کما ھو جار فی باب الطھارة والنجاسة کذٰلك فی باب الاباحة والحرمة ولذا تراہ من مسوغات الافتاء بقول غیر الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه کما فی مسئلة المخابرة وغیرھا مع تنصیصھم بانه لایعدل عن قوله

الی قول غیرہ الا بضرورۃ بل ہو من مجوزات المیل الی روایۃ النوادر علی خلاف ظاہر الروایۃ کما نصوا علیہ مع تصریحہم بان ما خرج عن ظاہر الروایۃ فہو قول مرجوع عنہ وما رجع عنہ المجتہد لم یبق قولا لہ وقد تشبث العلماء بہذا فی کثیر من مسائل الحلال والحرام ففی الطریقۃ وشرحہا الحدیقۃ فی زماننا ہذا لا یمکن الاخذ بالقول الاحوط فی الفتوی الذی افتی بہ الائمۃ ہو ما اختارہ الفقیہ ابو اللیث انہ ان کان فی غالب الظن ان اکثر مال الرجل حلال جاز قبول ہدیتہ ومعاملتہ و الا لا اھ ملخصا۔ وفی رد المحتار من مسئلۃ بیع الثمار لا یخفی تحقیق الضرورۃ فی زماننا ولا سیما فی مثل دمشق الشام وفی نزعہم عن عاداتہم حرج وما ضاق الامر الا اتسع ولا یخفی ان ہذا مسوغ للعدول عن ظاہر الروایۃ اھ ملخصا۔ وفیہ مسئلۃ العلم فی الثوب ہو ارفق باہل ہذا الزمان لئلا یقعوا فی الفسق والعصیان اھ۔ وفیہ من کتاب الحدود مقتضی ہذا کلہ ان من زفت الیہ زوجۃ لیلۃ عرسہ ولم یکن یعرفہا لا یحل لہ وطؤہا ما لم یقل واحد او اکثر انہا زوجتک وفیہ حرج عظیم لانہ یلزم منہ تاثیم الامۃ اھ ملخصا الی غیر ذلک من مسائل یکثر عدہا ویطول سردہا انا ندفع ما عسی متوہم ان یتوہم من القول الفاضل اللکھنوی ان عموم البلوی انما یؤثر فی باب الطہارۃ والنجاسۃ لا فی باب الحرمۃ والاباحۃ صرح بہ الجماعۃ اھ

ہاں بنظر بعض وجوہ اُسے مکروہ تنزیہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محقق علائی و علامہ ابو السعود و علامہ طحطاوی و علامہ شامی نے الحاقا بالثوم والبصل افادہ فرمایا:

علی ما فیہ لبعض الفضلاء مع کلام المنافی ذلک المراء۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

الحاقہ بما ذکر ہو الانصاف۔

اقول: یہیں سے ظاہر کہ اس وجہ کو موجب کراہت تحریم جاننا:

کما جزم به الفاضل اللکھنوی فی فتاواہ تردد فی رسالۃ واضطرب فیہ
کلام المحدث الدھلوی فیما نسب الیہ فاولا انہ یوجب کراھۃ التحریم وعاد
آخراً فقال التنزیہ سراسر خلاف تحقیق ہے۔

ثم **اقول**: پھر کراہت تنزیہہ کا حاصل صرف اس قدر کہ ترک اولیٰ ہے نہ کہ فعل
ناجائز ہو علما تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کراہت مجامع جواز و اباحت ہے جانب ترک میں
اس کا وہ مرتبہ ہے جو جہت فعل میں مستحب کا کہ مستحب بات کیجیے تو بہتر نہ کیجیے تو گناہ
نہیں مکروہ تنزیہی نہ کیجیے تو بہتر کیجیے تو گناہ نہیں پس مکروہ تنزیہی کو داخل دائرہ
اباحت مان کر گناہ صغیرہ اور اعتیاد کو کبیرہ قرار دینا کما صدر عن الفاضل اللکھنوی
وتبعہ السید الشھدی ثم الکردی سخت لغزش و خطا فاحش ہے یارب مگر وہ گناہ
کونسا جو شرعاً مباح ہو اور وہ مباح کیسا جو شرعاً گناہ ہو۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس ذلت کے رد میں ایک مستقل تحریر مسمی بہ جمل
مجلیۃ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ تحریر کی و باللہ التوفیق۔

ثم اقول یونہیں مانحن فیہ میں تین وجہ کراہت تنزیہہ ٹھہرا کر کراہت
تحریم کی طرف مرتقی کر دینا کما وقع فیما نسب الی المحدث الدھلوی
محض نامعقول قطع نظر اس سے کہ اُن وجوہ سے اکثر محل نظر شرع سے اصلا اس پر
دلیل نہیں کہ جو چیز تین وجہ سے مکروہ تنزیہی ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ومن ادعی فعلیہ
البیان۔ خود محدث دہلوی کے تلمیذ رشید مولانا رشید الدین خان دہلوی مرحوم
اپنے رسالہ عربیہ میں صاف لکھتے ہیں کہ علمائے محققین حنفیہ یہں کراہت تنزیہی مانتے ہیں۔
حیث قال اما المحققون القائلون بکراھۃ تنزیھا فھم ایضا تشبثوا بالروایات
الفقہیہ مثل ما قال صاحب الدر المختار۔

اور اُس میں تصریح ہے کہ حالت مشائخنا الیھا ای کراہت تنزیہہ کی طرف ہمارے
اساتذہ نے میل کیا،۔ اس رسالہ پر شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ رفیع الدین
صاحب کی تقریظین ہیں شاہ صاحب نے اُسے تحریر انیق و تقریر و سلیق و صحیح والبانی

و مستحکم المعانی و موافق روایات و مطابق درایات بتایا اور شاہ رفیع الدین صاحب نے
استحسنت غایۃ الاستحسان ما انتش بانیہ من جواھر لآلیہ فی مبانیہ و معانیہ
فرمایا تو ظاہر اور دوسری تحریر کی نسبت غلط ہے یا اُس میں تحریفیں واقع ہوئیں اور
اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ اس تحریر کے اکثر جوابات مخدوش و مختل اور خلاف تحقیق باتوں
پر مشتمل ہیں اور نسبت بہمہ جہت صحیح ہی مانئے تو رسالہ تلمیذ کی مدح و تقریظ معارض و
مناقض ہوگی وہ تحریر پایۂ اعتبار سے یوں بھی گر گئی اور اس سے بھی قطع نظر کیجیے تو مقصود
اتباع حق ہے نہ تقلید اہل عصر و اتباع زید و عمرو اللہ الہادی و ولی الایادی۔

الحاصل معمولی حقہ کے حق میں تحقیق حق و تحقیق یہی ہے کہ وہ جائز و مباح و
صرف مکروہ تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے بہت اچھا کرتے ہیں جو پیتے ہیں کچھ
بُرا نہیں کرتے۔

فان الاساءۃ فوق کراھۃ التنزیہ کما حققہ العلامۃ الشامی۔

البتہ وہ حقہ جو بعض جہال بعض بلاد ہند ماہ رمضان مبارک شریف میں وقت
افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس و دماغ میں فتور لاتے اور دیدہ و دل کی عجب
حالت بناتے ہیں بیشک ممنوع و ناجائز و گناہ ہے اور وہ بھی معاذ اللہ ماہ مبارک
میں اللہ عزوجل ہدایت بخشے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مفتر چیز سے نہی
فرمائی اور اس حالت کے حالت تفتیر ہونے میں کچھ کلام نہیں۔ احمد و ابو داؤد بسند صحیح

عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم عن کل مسکر و مفتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر نشہ کرنیوالی اور دماغ میں خلل ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا۔

مسئلہ ۴۹۔ حقے کے بارے میں مزید مسائل

چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین در باب قلیان کشیدن کہ بعضے
مکروہ تنزیہی می فرمایند و بعضے مکروہ تحریمی میگویند و بعض حرام مطلق میدانند و بعضے
میفرمایند کہ کسے قلیان میکشد از مشاہدہ جمال جہان آرائی حضرت خواجہ عالم و عالمیان
محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و از احضار مجلس حضور پُر نور اقدس و

اعلیٰ محروم می مانند پس قائل میگویم کہ آیات مذہب مختار حنفی چیست گو درین باب استفتا با علماء دستخط فرمودند مگر مفصل ارقام نرفت و تسکینم نشد لہذا اُمید دارم کہ تشریحش مفصل ارقام رود۔ بینوا توجروا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین حقہ پینے کے بارے میں بعض مکروہ تنزیہی فرماتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور بعض مطلق حرام جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص حقہ پیتا ہے وہ جمال جہاں آرا حضرت خواجۂ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار اور حاضری دربار حضور پر نور سے محروم رہتا ہے۔ پس میں عرض کرتا ہوں کہ دلائل مذہب مختار حنفی کے کیا ہیں۔ اگرچہ اس مسئلہ پر بہت سے علماء نے دستخط فرمائے ہیں مگر کسی نے مفصل تحریر نہیں فرمایا اور میری تسکین نہیں ہوتی۔ لہذا میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس کو تشریح اور تفصیل سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

باید دانست کہ در مسئلہ کشیدن قلیان کہ اختلافات بظہور آمدہ اند بر دو قسم اند یکے اختلاف علمائے کاملین و دیگر اختلاف متعصبین۔ اما اختلاف علماء کاملین کہ بظہور رسیدہ بنظر غور و تعمق راجع طرف اختلاف حال تمباکو یا اختلاف حال شاربین ست اما اختلاف متعصبین پس مبنی بر اختیار اقوال شاذہ مردودہ مخالف جمہور یا حکایات بے سروپا مشتملہ بر کذب و زور است تفصیل ایں اجمال آنکہ از روئے احادیث و آثار و اقوال جمہور فقہاء کبار اصل در اشیاء اباحت است پس چیزیکہ در آں دلیلے کہ منصوص الحرمتہ است یافتہ شود مثل سمیت یا اسکار البتہ حرام و ممنوع است و چیزیکہ در اں دلیل منصوص حرمت یافتہ نشود و حکمش مسکوت عنہ بود باعتبار ذات حلال و مباح است اگر کراہت و حرمت در کدامی صورت خاصہ یافتہ خواہد شد مکروہ و حرام گفتہ خواہد شد ورنہ بر اصل خود باقی خواہد ماند و چوں در تمباکو کہ در بعض بلاد یافتہ میشود اسکار و تفتیر موجود است مثل بلاد بخارا و غیرہ علماء آنجا حکم ممانعت فرمودہ اند و در تمباکوئے بعض بلاد ہرگز اثرے از تفتیر و اسکار نیست مثل تمباکوئے مصر وغیرہ علمائے محققین آنجا حکم بحلت و جواز

فرمودہ اند وقول منکر را مردود نمودہ اند وعلی ہذا القیاس اختلاف حال شار بین راہم دخلی است معتد بہ درحکم آں پس کسے کہ بطور لہو ولعب انہماک عبث در آں می نماید حکمش جدا است وکسے کہ برائے منافع کہ انکار ازاں نتواں نمود بقدر ضرورت استعمال می سازد حکمش جدا است پس ایں اختلاف کہ در اقوال محققین یافتہ میشود فی الحقیقۃ اختلافے نیست وانچہ متعصبین حرام مطلق میگویند قطع نظر ازآنکہ برائے منفعت باشد یا بطور لہو ولعب وعبث تمباکو ہم خواہ مسکر ومفتر باشد یا نباشد وبغیر نقل از شارع ومجتہدین شریعت اصل در اشیاء حرمت قرار دادہ اندیس تعصبے ست باطل واز حلیہ صدق وانصاف عاطل وقول وحکم قائل کہ از کشیدن قلیان حرمان از مشاہدہ لمعان جمال حضرت سید انس وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل می گردد بے دلیل کامل در ہمیں تعصب لاحاصل داخل است ہرچند علمائے دین دریں مسئلہ رسائل مستقلہ تالیف فرمودہ اند اما در ینجا یک سند مستند اکتفا نمودہ میشود علامہ شامی در ردالمحتار حاشیۂ درالمختار بعد ازاں کہ فرمودہ:

جاننا چاہیئے کہ حقہ پینے کے مسئلہ میں جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں دو قسم کے ہیں۔ ایک علماء کاملین کا اختلاف۔ اور دوسرا متعبین کا اختلاف۔ لیکن علماء کاملین کا اختلاف بنظر غور وفکر تمباکو یا تمباکو پینے والوں کی حالت میں ہے لیکن متعصبین کا اختلاف اقوال شاذہ اور مردود خلاف جمہور کا یا حکایات بے سروپا مشتمل بر کذب وافتراء پر مبنی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے اقوال فقہاء اور احادیث وآثار کی رُو سے یہ ہے کہ اصل میں ہر چیز مباح ہے پس جس چیز کی حرمت کی دلیل نص میں پائی جائے حرام ہوتی ہے۔ جیسے زہر منشیات حرام و ممنوع ہیں۔ اور جس چیز کی حرمت کی دلیل نص میں موجود نہ ہو اس کے حکم سے سکوت اختیار کیا جاتا ہے۔ باعتبار ذات ہر چیز حلال و مباح ہے۔ اگر کراہت اور حرمت کسی خاص صورت میں پائی جائے تو مکروہ یا حرام کہا جائے گا ورنہ اپنی اصل پر باقی رہے گی (یعنی حلال رہے گی) جیسا کہ تمباکو کو بعض علاقوں کا مثل بخارا وغیرہ کے نشہ اور دماغ میں فتور والی کیفیت نہیں جیسے مصر وغیرہ کا تو اس جگہ کے علماء

محققین نے تمباکو کی حلت اور جواز کا فتویٰ دیا اور منکر حرام کہنے والے کے قول کا رد فرمایا اور علیٰ ہذا القیاس تمباکو پینے والوں کی حالت کا بھی دخل ہے۔ قابل اعتماد بات یہ ہے۔ اس شخص کا حکم کہ جو بطور لہو و لعب یا وقت گزاری کے پیئے اس کا حکم جدا ہے۔ اور وہ آدمی کہ فائدہ کے لیے بقدر ضرورت استعمال کرے اس کا حکم جدا ہے۔ پس یہ اختلاف محققین کے اقوال میں پایا جاتا ہے اور حقیقت میں یہ اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ جو متعصبین حرام مطلق کہتے ہیں۔ قطع نظر فائدہ کے لیے پیا جائے یا بطور لہو و لعب اور بیکار پیا جائے اور خواہ نشہ دے یا نہ دے دماغ میں فتور ڈالے یا نہ ڈالے۔ کسی دلیل شارع اور مجتہدین شریعت کے نقل کے بغیر کہہ دیا۔ اُنھوں نے اشیاء کی اصل حرمت قرار دے دی ہے۔ یہ تعصب باطل ہے اور صدق و انصاف سے دُور ہے اور قائل کا یہ قول کہ حقہ پینے والے مشاہدہ جمال جہاں آرا حضرت سید انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتے ہیں۔ بے دلیل ہے اور اس میں تعصّب لاحاصل کا دخل ہے۔ اکثر علمائے دین نے اس مسئلہ میں مستقل رسائل تصنیف و تالیف فرمائے ہیں۔ لیکن اس جگہ ایک مستند سند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ علامہ شامی نے ردالمحتار کے حاشیہ درالمختار میں اس کے بعد فرمایا۔ اس مسئلہ میں علماء کی رائے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا مکروہ ہے۔ بعض نے کہا حرام ہے اور بعض نے کہا مباح ہے۔ الخ اور ایک دو قول ممانعت کے ذکر کے اور آخر میں فرمایا مکروہ ہے۔

قد اضطربت آراء العلماء فیہ فبعضهم قال بکراهتہ و بعضهم قال بحرمتہ وبعضهم باباحتہ الخ

ویک دو قول ممانعت ذکر نمودہ و در آخر فرمودہ:

وللعلامۃ الشیخ علی الاجهوری المالکی رسالۃ فی حلہ نقل فیها انہ افتی بحلہ من یعتمد علیہ من ائمۃ المذاهب الاربعۃ قلت والف فی حلہ ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالۃ سماها بالصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان وتعرض لہ فی کثیر من تالیفہ الحسان واقام الطامۃ الکبری علی القائل بالحرمۃ او بالکراهۃ فانهما حکمان

شرعیان لابد لہما من دلیل ولا دلیل علی ذلک فانہ لم یثبت اسکارہ ولا تفتیرہ ولا اضرارہ بل ثبت لہ منافع فھو داخل تحت قاعدۃ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ وان فرض اضرارہ للبعض لا یلزم منہ تحریمہ علی کل احد فان العسل بضر باصحاب الصفراء وربما امرضہم مع انہ شفاء بالنص القطعی ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لابد لہما من دلیل بل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل وقد توقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع انہ ھو المشرع فی تحریم الخمر ام الخبائث حتی نزل علیہ النص القطعی فالذی ینبغی للانسان اذا سئل عنہ سواء کان ممن یتعاطاہ اولا کھذا العبد الضعیف وجمیع من فی بیتہ ان یقول ھو مباح لکن لأئحتہ تستکرمہا الطباع فھو مکروہ طبعا لا شرعا الی اٰخر ما قال الی اٰخرہ۔

حررہ الفقیر الحقیر عبد القادر محب الرسول القادری البدایونی عفی عنہ۔

مسئلہ ۳۱۔ بدمذہبوں کو دوست رکھنے والا امام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ایسے شخص کی نسبت اور اُس کے معاونین کی بابت کہ جو طرح طرح کی درخواست ممبران آریہ سماج سے کرتا ہو اور ادھر وعظ اور امامت بھی مُسلمانوں کی کرتا رہے اور جو اپنے وعظ میں بھی آریوں کو اپنا دلی دوست اور جگر کا ٹکڑا بتلائے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مرتبہ کو حضور سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے برابر سمجھے اور جس کا کذب اور وعدہ خلافی بھی اکثر مرتبہ ظاہر ہوئی ہو آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ کرانا اور سننا جائز ہے یا نہیں اور اُس کے معاونان کس حکم شرعی کے مصداق ہیں عند اللہ وعند الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروئے قرآن وحدیث وفقہ بہت جلد جواب تحریر فرما کر داخل حسنات ہوں اس کے بعد سائل نے چھ ورق میں وہ خطوط لکھے تھے جو اس شخص نے آریوں کے پاس بھیجے تھے۔ بینوا توجروا۔